لجنہ اماء اللہ جرمنی کا ترجمان

ماہنامہ **خدیجہ** جرمنی

مدیرہ:۔سیّدہ منورہ سلطانہ

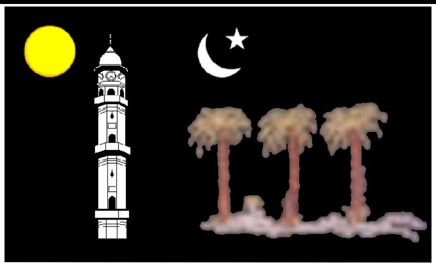

جلدنمبر 19 | ماہ شہادت:1396 ہجری شمسی، بمطابق اپریل 2017ء | شمارہ نمبر:4

زیرِ نگرانی:۔نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی:۔محترمہ عطیہ نوراحمد ہیوبش صاحبہ۔ **سیکرٹری اشاعت:**۔محترمہ فوزیہ بشریٰ صاحبہ۔ **معاونات:**۔محترمہ صبیحہ محمود صاحبہ، محترمہ محمودہ احمد صاحبہ، محترمہ درثمین احمد صاحبہ، محترمہ صابرہ احمد صاحبہ

القرآن الحکیم

وَالَّذِیۡنَ یُمَسِّکُوۡنَ بِالۡکِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ ؕ اِنَّا لَا نُضِیۡعُ اَجۡرَ الۡمُصۡلِحِیۡنَ O (الاعراف:171)

اور وہ لوگ جو کتاب کو مضبوطی سے پکڑ لیتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں، ہم یقیناً اصلاح کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کیا کرتے۔

(ترجمہ از:۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

حدیث نبوی ﷺ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا بندوں سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو وہ کامیاب ہو گیا اور اس نے نجات پالی۔اگر یہ حساب خراب ہؤا تو وہ ناکام ہو گیا اور گھاٹے میں رہا۔اگر اس کے فرضوں میں کوئی کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا دیکھو! میرے بندے کے کچھ نوافل بھی ہیں۔اگر نوافل ہوئے تو فرضوں کی کمی ان نوافل کے ذریعہ پوری کر دی جائے گی۔اسی طرح اس کے باقی اعمال کا معائنہ ہوگا اور ان کا جائزہ لیا جائے گا۔''

(بحوالہ حدیقۃ الصالحین، ترمذی، کتاب الصلوٰۃ، باب ، ان اوّل یحاسب بہ العبد، حدیث نمبر 188، صفحہ 253/ایڈیشن 2003ء)

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں'' نماز اس وقت حقیقی نماز کہلاتی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ سے سچا اور پاک تعلق ہو اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور اطاعت میں اس حد تک فنا ہو اور یہاں تک دین کو دنیا پر مقدم کر لے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان تک دے دینے اور مرنے کے لئے تیار ہو جائے جب یہ حالت انسان میں پیدا ہو جائے اس وقت کہا جائے گا کہ اس کی نماز نماز ہے مگر جب تک یہ حقیقت انسان کے اندر پیدا نہیں ہوتی اور سچے اخلاص اور وفاداری کا نمونہ نہیں دکھلاتا اس وقت تک اس کی نمازیں اور دوسرے اعمال بے اثر ہیں۔''

(''ملفوظات جلد'' سوم صفحہ 501/ایڈیشن 2003ء مطبوعہ نظارت نشر و اشاعت، قادیان)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔پس ہر احمدی کو اپنی نمازوں کی حفاظت کی طرف توجہ دینی چاہئے اور انہیں وقت مقررہ پر ادا کرنا چاہئے۔اگر اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں لے کر آنا ہے، اگر توحید کو قائم کرنے کا دعویٰ کرنے والا بننا ہے تو اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرنے ہوں گے۔اپنی نمازوں کی بھی حفاظت کرنی ہوگی۔کاموں کے عذر کی وجہ سے دوپہر کی یا ظہر کی نماز اگر آپ چھوڑتے ہیں تو نمازوں کی حفاظت کرنے والے نہیں کہلا سکتے۔بلکہ خدا کے مقابلے میں اپنے کاموں کو، اپنے کاروباروں کو اپنی حفاظت کرنے والا سمجھتے ہیں۔اور اگر فجر کی نماز تم نیند کی وجہ سے وقت پر ادا نہیں کر رہے تو یہ دعویٰ غلط ہے کہ ہمارے دلوں میں خدا کا خوف ہے اور ہم اس کے آگے جھکنے والے ہیں۔اسی طرح کوئی بھی دوسری نماز اگر عادتاً یا کسی جائز عذر کے بغیر وقت پر ادا نہیں ہو رہی تو وہی تمہارے خلاف گواہی دینے والی ہے کہ تمہارا دعویٰ تو یہ ہے کہ ہم خدا کا خوف رکھنے والے ہیں لیکن عمل اس کے برعکس ہے۔اور جب یہ نمازوں میں بے توجہگی اسی طرح قائم رہے گی اور نمازوں کی حفاظت کا خیال نہیں رکھا جائے گا تو پھر یہ رونا بھی نہیں رونا چاہئے کہ خدا ہماری دعائیں نہیں سنتا۔

(بیان فرمودہ خطبہ جمعہ 24/جون 2005ء از ''مشعل راہ'' جلد پنجم (حصہ سوم) صفحہ 40 تا 41 شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ)

رحمتیں اور برکتیں ہمراہ لاتی ہے نماز

مرتبہ۔مکرمہ عائشہ علی صاحبہ۔Augsburg

ہر دین کی روح اور بنیاد اس کی عبادات کی مرہونِ منت ہیں۔نماز اور روزہ ایسی عبادات ہیں جن کا ذکر کسی نہ کسی رنگ میں ہر دین میں موجود ہے۔ان تمام عبادات میں سب سے **افضل** نماز ہے۔

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت **صلی اللہ علیہ وسلم** کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ ''نماز کو چھوڑنا انسان کو شرک اور کفر کے قریب کر دیتا ہے۔'' (مسلم کتاب الایمان باب بیان اطلاق اسم الکفر علیٰ من ترک الصلوٰۃ ''حدیقۃ الصالحین'' حدیث نمبر 187 صفحہ 252/ایڈیشن 2003ء)

نماز اصلاحِ نفس کا ذریعہ ہے:۔ ''انفرادی وقومی اصلاح کے لئے ایمان کے بعد سب سے اہم اور ضروری امر اِقَامَۃُ الصَّلَاۃ ہے جس پر ایمان کی ساری عمارت قائم ہے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بار بار اَقِیۡمُوا الصَّلَاۃ کے الفاظ سے اس طرف توجہ دلائی ہے۔نیز فرمایا ہے کہ نماز برائی اور بے حیائی سے روکتی ہے اور بدیوں کے خلاف ایک ڈھال ہے۔اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز ان ستونوں میں سے ایک ہے جن پر دین کی عمارت قائم ہے۔اور نماز مومن کا معراج ہے جو اُسے برائیوں سے بچا کر ایسا پاک صاف اور صالح بنا دیتی ہے کہ وہ اپنے رب سے ملاقات کرنے کے مقام پر جا پہنچتا ہے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 11 ستمبر تا 17 ستمبر 2015ء صفحہ 13)

نماز گناہوں کو مٹا دیتی ہے:۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ **صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم** نے فرمایا اور بکر کی روایت میں ہے کہ انہوں نے رسول اللہ **صلی اللہ علیہ وسلم** کو فرماتے ہوئے سنا بتاؤ تو سہی! کہ اگر تم میں سے کسی کے دروازہ پر کوئی نہر ہو جس میں وہ ہر روز پانچ مرتبہ نہاتا ہو، کیا اس کی میل میں سے کچھ رہ جائے گا؟ انہوں نے کہا کہ اس کی کوئی میل باقی نہیں رہے گی۔آپ **صلی اللہ علیہ وسلم** نے فرمایا کہ یہ پانچ نمازوں کی مثال ہے جن کے ذریعہ اللہ خطاؤں کو مٹا دیتا ہے۔(صحیح مسلم جلد سوم، باب المشی الیٰ الصلاۃ تمحی بہ الخطایا و ترفع بہ الدراجات حدیث نمبر 1063، ص 150 تا 151 ایڈیشن 2009)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی ''اے اللہ تعالیٰ کے رسولؐ! میں گناہ کا مرتکب ہوا ہوں اور سزا کا مستحق ہوں۔ نماز کا وقت ہو چکا تھا۔ اس شخص نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب نماز ختم ہوئی تو اُس نے پھر عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ! میں سزا کا مستحق ہوں۔ مجھے اللہ تعالیٰ کے مقررہ قانون کے مطابق سزا دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تو نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی؟ اس نے کہا جی حضورؐ! پڑھی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس نیکی کی وجہ سے تجھے بخش دیا گیا ہے۔ نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں۔''

(بخاری کتاب المحاربين اذا اقر بالحد ''حدیقۃ الصالحین'' حدیث نمبر 191 صفحہ 254 ایڈیشن 2006)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ''نماز ایک ایسی نیکی ہے جس کے بجا لانے سے شیطانی کمزوری دور ہوتی ہے۔ شیطان چاہتا ہے کہ انسان اس میں (یعنی نماز میں) کمزور رہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جس قدر اصلاح کرے گا وہ اسی ذریعہ سے کرے گا۔'' (''الفضل انٹرنیشنل'' 11 تا 17 ستمبر 2015ء صفحہ 13)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک موقع پر فرمایا: ''**اللہ تعالیٰ نے تزکیۂ نفس کے لئے، برائیوں سے بچنے کے لئے، نماز کو ایک بہت بڑا ذریعہ قرار دیا ہے** ... یہ قرآن جو تزکیۂ کرنے کی تعلیم سے پُر ہے اس پر عمل کرنے کی توفیق خدا کی مدد سے ملے گی۔ پس جب ایک مؤمن بندہ خالص ہو کر اس کے آگے جھکے گا اور اس پر اس تعلیم کا اثر ہوگا اور برائیوں سے بچتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل پیرا ہوگا اور پھر خالص ہو کر ادا کی گئی نمازیں بعد میں بھی اللہ تعالیٰ کے ذکر سے زبانوں کو تر رکھنے کی طرف توجہ دلائیں گی تو ایسا شخص یقیناً اپنے نفس کا تزکیہ کرنے والا ہوگا۔''

(''الفضل انٹرنیشنل'' 7 تا 13 مارچ 2008ء صفحہ 6)

تمام مشکلات کا حل نماز میں ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ''درد دل سے پڑھی ہوئی نماز ہی ہے کہ تمام مشکلات سے انسان کو نکال لیتی ہے۔ ہمارا بارہا کا تجربہ ہے کہ اکثر کسی مشکل کے وقت دعا کی جاتی ہے ابھی نماز میں ہی ہوتے ہیں کہ خدا نے اس امر کو حل اور آسان کر دیا ہوا ہوتا ہے۔ نماز میں کیا ہوتا ہے یہی کہ عرض کرتا ہے۔ التجا کے ہاتھ بڑھاتا ہے اور دوسرا اس کی غرض کو اچھی طرح سنتا ہے۔ پھر ایک ایسا وقت بھی ہوتا ہے کہ جو سنتا تھا وہ بولتا ہے اور گزارش کرنے والے کو جواب دیتا ہے۔ نمازی کا یہی حال ہے خدا کے آگے سر بسجود رہتا ہے اور خدا تعالیٰ کو اپنے مصائب اور حوائج سناتا ہے۔ پر آخر سچی اور حقیقی نماز کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ ایک وقت جلد آجاتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کے جواب کے واسطے بولتا اور اس کو جواب دے کر تسلّی دیتا ہے۔ بھلا یہ بجز حقیقی نماز کے ممکن ہے؟ ہرگز نہیں۔''

(''ملفوظات'' جلد سوم صفحہ 189-190۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

نمازوں کا خلافت سے گہرا تعلق ہے۔

...خلافت کے ساتھ عبادت کا بڑا تعلق ہے۔ اور عبادت کیا ہے؟ نماز ہی ہے۔ جہاں مومنوں سے دلوں کی تسکین اور، خلافت کا وعدہ ہے وہاں ساتھ ہی اگلی آیت میں اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃ (النور: 57) کا بھی حکم ہے۔ پس تمکنت حاصل کرنے اور نظام خلافت سے فیض پانے کے لئے سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ نماز قائم کرو، کیونکہ عبادت اور نماز ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والی ہوگی... پس ہر احمدی کو یہ بات اپنے ذہن میں اچھی طرح بٹھا لینی چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اس انعام کا، جو خلافت کی صورت میں جاری ہے، فائدہ تب اٹھا سکیں گے جب اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہوں گے۔

(''خطبات مسرور'' جلد 5 صفحہ 150 تا 151 یڈیشن 2009)

نمازوں کی حفاظت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔ ''حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب میں ہم نے یہ چیز دیکھی کہ وہ اپنے اہل و عیال کو نمازوں کے متعلق تلقین کیا کرتے تھے۔ اور کبھی کسی حالت میں بھی ایسا نہیں ہوا کہ انہوں نے نماز کی تلقین کرنی چھوڑ دی ہو۔ میرے سامنے بہت سی مثالیں ہیں کہ جو اپنے بچوں کو نماز کے لئے اپنے ساتھ لے جاتے تھے وہ باقاعدگی کے ساتھ ایسا کرتے اور کبھی بھی اس طرف سے غافل نہیں ہوئے۔ نماز پڑھنے والوں کے بھی اور نماز پڑھانے والوں کے بھی بڑے بڑے پیارے نظارے نظر آیا کرتے تھے۔ چنانچہ جن ماں باپ نے اس نصیحت پر عمل کیا اور اپنے گھروں میں نمازوں کی تلقین کو دوام کے ساتھ اختیار کیا، یوں لگتا تھا کہ وہ گھر نمازیوں کی فیکٹریاں بن گئے ہیں اور ان کی نسلوں میں آج بھی بکثرت نمازی نظر آتے ہیں جو دوسرے خاندانوں کی نسبت زیادہ نماز پڑھنے والے ہیں۔ چنانچہ وہ اصحاب جنہوں نے اس عادت میں نمایاں امتیاز حاصل کیا ان کی اولاد نسلاً بعد نسلٍ نمازی بنتی چلی گئی۔...قرآن کریم پہلی ذمہ داری بیرونی تنظیموں پر نہیں ڈالتا بلکہ پہلی ذمہ داری گھروں پر ڈالتا ہے اور یہ ایک بڑا ہی گہرا اور پُر حکمت نکتہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر گھر اپنے بچوں کی نماز کی حفاظت نہیں کریں گے تو بیرونی دنیا لاکھ کوشش کر لے وہ اس قسم کے نمازی پیدا نہیں کر سکتی جو گھر کی تربیت کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں۔ پس میں تمام گھروں کو یہ تلقین کرتا ہوں کہ وہ بڑی ہمت اور جدوجہد کے ساتھ نمازی پیدا کرنے کی کوشش کریں اور ہمارے ماضی میں جو نیک مثالیں ستاروں کی طرح چمک رہی ہیں ان کی پیروی کریں۔''

(خطبات طاہر جلد اوّل صفحہ 284-285)

نمازوں کی ادائیگی کی طرف خصوصی توجہ دیں اور اس کے لئے غیر معمولی محنت کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خدام الاحمدیہ آسٹریلیا کو اپنے ایک پیغام میں نمازوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''... یہ مرکزی چیز ہے اور اگر یہ سنور جائے تو سب کچھ سنور جائے گا۔ اسی سے ساری ترقیاں وابستہ ہیں۔ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ وہ مومن کامیاب ہو گئے جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں ... بچپن سے ہی اس اہم فریضہ کی طرف توجہ دیں۔ بچپن میں اگر عادت پختہ ہو جائے گی تو پھر باقی زندگی میں آپ نمازوں کی حفاظت کرنے والے بن جائیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو انسان کامیاب ہو گیا۔ اور اس نے نجات پالی۔ اگر یہ حساب خراب ہوا تو وہ ناکام ہو گیا اور گھاٹے میں رہا۔ اللہ کرے آپ میں سے ہر خادم اور طفل میری اس نصیحت کو سینے سے لگائے۔ اور یہ عہد کر کے اس اجتماع سے واپس جائے کہ وہ نمازوں کی حفاظت کرے گا۔ نماز ہی ہے جس نے حقیقت میں اس دنیا کو اسلام کے لئے فتح کرنا ہے۔ دنیا کی فتح کی خوابیں لغو ہیں اگر ہم اپنے نفسوں پر فتح نہ پا سکیں۔ اپنے نفسوں کو خدا کے حضور جھکائیں اور اس کی عبادت کے حق کو ادا کریں۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔ آپ پر اپنے بے شمار فضل اور رحمتیں نازل فرمائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے، آمین۔ (بیان فرمودہ اجتماع خدام الاحمدیہ آسٹریلیا منعقدہ 3 تا 5 اکتوبر 2003ء مشعل راہ جلد پنجم (حصہ اوّل) شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ صفحہ 68 تا 69 / ایڈیشن جولائی / 2004ء)

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔...''پس جب آپ میں سے ہر ایک اپنا اس رنگ میں جائزہ لے گا تو اس مقصد کی طرف توجہ پیدا ہوگی جو انسان کے اس دنیا میں آنے کا مقصد ہے جو کہ اس پیدا کرنے والے خدا کی عبادت کرنا ہے۔ پس یہ عبادات کا مقصد اس وقت حاصل ہو سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق اس طرف توجہ دیں گے۔ اور وہ طریق ہے۔ پانچ وقت کی نمازیں۔ اس عمر میں نوجوانی کی عمر میں ماحول کے زیر اثر بے شمار برائیوں کے خیال شیطان انسان کے دل میں ڈالتا ہے، نوجوانوں کے دل میں ڈالتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم حقیقی رنگ میں نمازوں کی طرف توجہ دو گے تو یہ نمازیں تمہاری برائیوں کے اور تمہارے درمیان روک بن جائیں گی۔ شیطان تمہارے دل میں وسوسے اور برائیاں نہیں ڈال سکے گا۔ اگر حقیقی رنگ میں تم نمازیں ادا کرنے والے ہو۔ اور برائیوں کا اور ماحول کی بیہودگیوں کا تم پر قبضہ نہیں ہوگا پس پہلی بنیادی چیز یاد رکھیں کہ اپنی نمازوں کی آپ نے حفاظت کرنی ہے۔ وقت پر اور توجہ سے ادا کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:۔ **''نماز پڑھو۔ نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے۔''** پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں شامل ہونے کا فائدہ تبھی ہوگا جب آپ کی اس تعلیم پر آپ عمل کریں گے۔ اس چابی کو حاصل کرنے کی کوشش کریں گے جس سے آپ کی سعادت کا پتہ لگے۔ آپ کو مزید سعادتیں، سعادتوں کے رستے نظر آئیں۔ جب آپ تمام سعادتوں کی کنجی یعنی نماز کی حفاظت کرنے والے ہوں گے۔ تو یہی کنجی ہے جس سے آپ کے دل کے دروازے پھر باقی نیکیوں کے لئے بھی کھلتے جائیں گے اور وہ نیکیاں بھی آپ کے اندر داخل ہوں گی۔ (بیان فرمودہ 11 / مارچ 2007ء اجتماع خدام الاحمدیہ ہارٹلے پول سے خطاب مشعل راہ جلد پنجم حصہ چہارم صفحہ 156 تا 157 شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ ایڈیشن 2007)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی نمازیں درست طور پر ادا کرنے اور ان میں پابندی اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور خدا کرے کہ ہم سب اپنی نمازوں میں دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کا فضل حاصل کرنے والے ہوں، آمین۔

اے خدا ہم کو عطا کر اور ہماری نسل کو
نعمتیں اور بخششیں جو جو بھی لاتی ہے نماز

(بخارِ دل، صفحہ 187 شمارہ نمبر 83 طبع اول)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

رپورٹ سالانہ تعلیمی وتربیتی کلاسز 2016،2017 لجنہ اماءاللہ جرمنی

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ لجنہ اماء اللہ جرمنی یورپ کی ایک مستعد تنظیم ہے جو کہ اپنی ممبرات کو مزید فعال بنانے کے لئے سال بھر میں بے شمار تعلیمی وتربیتی پروگرام بناتی رہتی ہے۔ جون، جولائی کی گرمی ہو یا دسمبر کی یخ بستہ ہوائیں یا برف باری ان پروگراموں میں رکاوٹ نہیں بنتیں۔

ہر سال کی طرح امسال بھی شعبہ تعلیم نے جماعتی تنظیمی کیلنڈر میں کرسمس کی چھٹیوں میں دینی تعلیم کے حصول کے لئے اور اس شوق کو مزید بڑھانے کے لئے جرمنی بھر میں ریجنل سطح پر تعلیمی وتربیتی کلاسز کا پروگرام بنایا۔اس مقصد کے لئے مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ جرمنی سے ہدایات لینے کے بعد جولائی میں بورڈ کی پہلی میٹنگ رکھی گئی جس میں نصاب اور دیگر ضروری امور طے کئے گئے تاکہ عملی لحاظ سے بھی ایسے اقدامات ہوں کہ ممبرات ایک پرسکون ماحول میں قابل اساتذہ کی نگرانی میں کلاسز سے بھرپور فائدہ اُٹھا

سکیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ان کلاسز میں مربیان کرام نے بھی بھرپور وقت دیا۔انتظامیہ ان کی مشکور و ممنون ہے۔خدا تعالیٰ انہیں اجر عظیم سے نوازے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے 17 ریجنز میں 24 تا 28 دسمبر 2016ء کو اور 10 ریجنز میں 2 تا 6 جنوری 2017ء کو، یعنی کل 25 ریجنز میں 27 مقامات پر 24 ریجنل صدرات اور ایک نائب وقائم مقام صدر کی زیرنگرانی کلاسز کا انعقاد کیا گیا۔کلاس کے پہلے دن افتتاحی تقریب میں تلاوت قرآن کریم کے بعد صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ جرمنی کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا جو نصاب میں شائع کیا گیا تھا۔اساتذہ نے حصہ حفظ قرآن میں تجوید کے ضروری اصول اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریح اور مضامین کو سمجھانے کے لئے آسان طریق پر بعض دوسری معلومات بھی فراہم کیں۔مربیان کرام نے فضائل القرآن، تاریخ اسلام اور تلقین عمل کے لئے دو سے تین دنوں میں کل 183 گھنٹے وقت دیا۔درس و تدریس کے دوران ممبرات نے مختلف سوالات بھی کئے جن کے مربیان کرام نے تسلی بخش جوابات دیئے۔نصاب کے علاوہ ممبرات کے مختلف سوالات کے لئے مربیان کرام کے ساتھ سوال و جواب کی مجالس بھی منعقد کی گئیں جن سے شاملین نے بہت استفادہ کیا۔

شعبہ تبلیغ کے تحت طالبات کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے میڈیا کیساتھ انٹرویوز کے منتخب شدہ بعض وڈیو کلپ دِکھائے گئے اور پھر ان موضوعات کو زیرِ گفتگو لایا گیا۔روزانہ ایک گھنٹہ نصاب کی دہرائی کے لئے مخصوص کیا گیا۔اس دوران تازہ دم کرنے کے لئے ہلکی پھلکی ورزش بھی کروائی گئی اور اسی طرح باہر کی سیر کا پروگرام بھی اپنی اپنی سہولت کے حساب سے رکھا گیا۔

مساجد اور نماز سینٹرز میں صبح جگانے کے لئے درود شریف کا بلند آواز کے ساتھ ورد طالبات کو بہت اچھا لگا اور سب ایک خوش کن یادگار اپنے ساتھ لے کر گئیں۔نماز تہجد اور پنجوقتہ نمازوں کے باجماعت انتظام کے ساتھ ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کا بھی اہتمام کیا جاتا رہا۔علاوہ ازیں مساجد میں دروس سے بھی استفادہ کیا جاتا رہا۔مختلف اوقات میں مختلف دعاؤں اور درود شریف کے پڑھنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔

ان تمام کلاسز میں درس و تدریس کے علاوہ اپنی اپنی سہولت کے مطابق صدرات کی زیرنگرانی رات قیام کرنے والی ممبرات کی دلچسپی کے لئے دوسرے مختلف پروگرام بھی رکھے گئے جس میں سلائی، کھانا پکانا، کھیلیں، بولنگ، ہاتھ سے اشیاء بنانا، کوئز، بیت بازی، ڈاکٹر سے ملاقات، صحت کے اصول، یوگا، ابتدائی طبی امداد، مختلف جماعتی ویڈیو کلپ، وقف نو کا سیمینار، خلافت، پردہ کے موضوع پر بات چیت کے علاوہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مختلف کلاسز کے کلپس پر مشتمل پریزینٹیشن بھی شامل ہیں جنہیں سب نے بہت سراہا۔وقفہ جات کے علاوہ رات 10 بجے تک یہ سرگرمیاں جاری رہتی تھیں۔ ناشتہ وطعام کے ساتھ ساتھ 11 بجے کے قریب شاملین کلاس نیز مہمان اساتذہ کی پھلوں یا پسند کے مطابق چائے اور کیک سے تواضع کی گئی۔جن ریجنز میں رات رہائش کا انتظام تھا وہاں رات کو حفاظت کا انتظام بھی کیا گیا۔ بروز جمعۃ المبارک لجنہ ممبرات نے طعام سے فارغ ہو کر نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے تیاری کی ۔اس کے علاوہ کلاس کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اجتماعی طور پر دعائیہ خطوط بھی لکھے گئے ۔پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ قادیان کا اختتامی خطاب براہ راست سنا گیا اور اجتماعی دعا میں شرکت کا موقع ملا، الحمدللہ۔

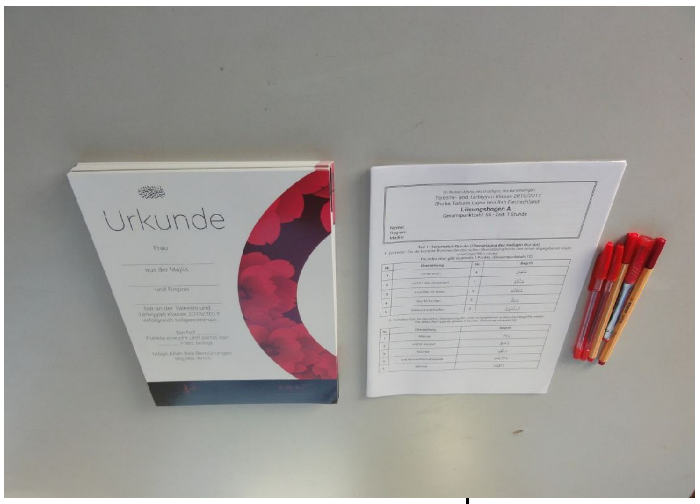

کلاس کے دوران تمام مساجد اور نماز سینٹرز میں صفائی کا بھی خاص خیال رکھا گیا۔

ناشتے اور دوپہر وشام کے کھانے کے انتظامات میں جہاں مرد حضرات نے مدد کی وہاں ممبرات نے اپنی مدد آپ کے تحت اپنی خدمات کو پیش کرتے ہوئے بھی کھانا بنایا۔ہم تمام امراء اور انصاراللہ بھائیوں کی بھی اس سلسلہ میں مشکور ہیں جنہوں نے ہمارے اس دینی پروگرام کے کامیاب انعقاد کے لئے اپنی خدمات پیش کیں۔ جزاھم اللہ واحسن الجزاء

اعدادوشمار کے لحاظ سے کل 276 مجالس میں سے مجالس کی 200 صدرات، 155 سیکریٹریان تعلیم اور 4972 ممبرات نے اس کلاس میں شرکت کی اور 1635 اسٹوڈنٹ لجنہ نے استفادہ کیا۔الحمدللہ۔

496 ممبرات اس روح پرور دینی اور تربیتی ماحول سے خاطر خواہ فائدہ اُٹھانے کے لئے 20 مقامات پر رات کے لئے بنائے ہوئے مختلف پروگراموں سے لطف اندوز ہوئیں اور آئندہ بھی ایسے پروگرام مرتب کرنے کے لئے تجویز دی۔کلاس کے آخری دن اردو اور جرمن میں امتحانات میں طالبات نے شرکت کی۔ بطور انعام پہلی تین پوزیشنز حاصل کرنے والی ممبرات کو کتابیں دی گئیں جو مرکز سے مہیا کی گئیں تھیں۔ نیز تمام شاملین کلاس کو اسناد خوشنودی بھی دی گئیں۔

صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ جرمنی اور نیشنل عاملہ نے بھی مختلف مقامات پر کلاسز کے انتظامات کا جائزہ لیا۔ خاکسار نے اپنی معاون ٹیم شعبہ تعلیم کے ساتھ 13 مقامات پر کلاسز کا جائزہ لیا اور تمام شاملین کلاس کی رائے لی۔ممبرات کی اکثریت نے نصاب کو بہت پسند کیا اور کہا کہ نصاب بہت آسان ہے، خاص طور پر حفظِ قرآن و دعائیں۔اس بار امتحانی پرچہ بطور نمونہ بھی ڈالا گیا تھا۔اُس پرچہ کو اور موجودہ موضوعات کو بہت سراہا گیا اور آئندہ بھی اسی طرز پہ نصاب بنانے کے لئے ممبرات نے اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا۔ ان دورہ جات میں مجالس کی صدرات و سیکریٹریان تعلیم کے ساتھ شعبہ تعلیم کے کام میں تیزی پیدا کرنے کے لئے میٹنگز بھی کی گئیں۔

اللہ تعالیٰ ان کلاسز میں شامل ہونے والی ممبرات کو سکھائے گئے علوم سے استفادہ کرنے اور تمام معاونین کو جنہوں نے اس کلاس کو کامیاب بنانے میں مدد کی، اجر عظیم سے نوازے۔اللہ تعالیٰ ہماری عاجزانہ کوششوں کو قبول فرمائے، آمین۔

رپورٹ از طرف سیکریٹری تعلیم لجنہ اماءاللہ جرمنی

Vol.19 Monthly Khadija Germany Issue-4.
Genfer Str. 11, 60437 Frankfurt/M. Telephone: 06102329212, E-mail: ishaat @ lajna.de

فَاسۡتَبِقُوا الۡخَیۡرٰت

مکرمہ مریم حنا طاہر صاحبہ۔ Neustadt (Weinstr)

ہر انسان کی زندگی کا ایک مقصد ہوتا ہے، جس کی تکمیل کے لئے وہ ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔ اس راہ میں آنے والی ہر مشکل، ہر تکلیف اٹھانے کو تیار رہتا ہے۔ کوئی ڈاکٹر بننا چاہتا ہے، کوئی کھیلوں میں کمال حاصل کرنا چاہتا ہے، کسی کا مقصد صرف مالدار بننا ہوتا ہے اور کوئی انسانی خدمت میں زندگی گزارنا پسند کرتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی پسندیدہ ہے جو نیک کام کرے اور نیکیوں میں آگے سے آگے بڑھتا رہے۔ مومنوں کا مطمح نظر کیا ہونا چاہیے؟ اس بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔ ’’... جو الٰہی جماعتیں ہوتی ہیں اُن کی آگے بڑھنے کی ترجیحات مختلف ہوتی ہیں۔ اُن کے مقاصد اور ہوتے ہیں جن کو وہ اپنے سامنے رکھتے ہیں۔ الٰہی جماعتیں اور اس کے ماننے والے دنیا کی جاہ وحشمت اور مال ودولت کو اوّلین ترجیح نہیں دیتے۔ گو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اس کو بھی حاصل کرتے ہیں اور کرنا چاہیے تا کہ اس کو دین کے تابع کر کے دین کی ترقی کا ذریعہ بنائیں۔ لیکن اصل میں یہ الٰہی حکم ان کے پیشِ نظر ہوتا ہے اور ہونا چاہیے کہ فَاسۡتَبِقُوا الۡخَیۡرٰتِ یعنی نیکیوں میں آگے بڑھنا ہے۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 22/جون 2012ء صفحہ 14)

یعنی ایک مسلمان پر یہ فرض ہے کہ وہ نہ صرف نیکی بجالائے بلکہ نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش بھی کرے۔ **نیکی کیا ہے؟ اور نیک کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنے سے کیا مراد ہے؟** ایک موقع پر آنحضرت **صلی اللہ علیہ وسلم** نے وضاحت فرمائی کہ:۔ ’’نیکی حسنِ خلق ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے سینہ میں کھٹکے اور تو ناپسند کرے کہ لوگوں کو اس کا پتہ چلے۔‘‘ (صحیح مسلم جلد 13 حدیث 4618 صفحہ 215 باب تفسیر البر والاثم ایڈیشن 2009)

گویا نیکی کرنا مشکل نہیں مگر نیکیوں میں آگے بڑھنے کی کوشش ایک مستقل جدوجہد ہے۔ انفرادی پیمانے پر دیکھیں تو نیکیوں میں سبقت لے جانے کی کوشش اکثر ذاتی اصلاح کا باعث ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر غصّے پہ قابو رکھنا، چھوٹی چھوٹی باتوں میں بحث اور لڑائی سے گریز کرنا، نرم لہجے میں بات کرنا اور تلخ کلامی سے گریز کرنا۔ ایسی بے شمار چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں جن کا خیال رکھنے سے گھر کا ماحول پرسکون رہے گا اور ساتھ ہی آپ نیکیاں کمارہے ہونگے۔ علاوہ ازیں بچوں کی اچھی تربیت کرنا اور انہیں اچھے کاموں کی عادت ڈالنا بھی مسابقت الی الخیر میں شامل ہے جیسے کہ بچپن میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کروانا، روزانہ قرآن شریف کی تلاوت کروانا، سلام کرنے میں پہل کی عادت ڈالنا، یہ ہمارے پیارے نبی **صلی اللہ علیہ وسلم** کی سنت ہے۔ پانی پلانے میں پہل کرنے کی عادت۔ مجالس میں یا گاڑی، بس وغیرہ میں بزرگوں اور معذور افراد کے لئے جگہ (کرسی) چھوڑ دینا۔ اس کے علاوہ گھر کے کاموں میں والدین اور بڑے بہن بھائیوں کی مدد کرنا۔ یہ چھوٹی چھوٹی باتیں بچوں میں نیکیوں میں آگے بڑھنے کے جذبے کو ابھارتی ہیں۔ من حیث الجماعت نیکیوں میں آگے بڑھنے کی کوشش اجتماعی رنگ میں صحت مند مقابلے کا رجحان پیدا کرتی ہے۔ مثال کے طور پر وقت پر چندہ ادا کرنا، باقاعدگی سے وقارِ عمل میں حصہ لینا، وقف عارضی کرنا، مالی تحریکات میں حسب استطاعت حصہ لینا اور خلیفۂ وقت کے ہر ارشاد کی تعمیل میں کوشاں رہنا وغیرہ۔

اسلام کی ایک ممتاز تعلیم

حضرت مصلحِ موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

’’درحقیقت اسلام اور دوسرے مذاہب میں جہاں اور بہت سے امتیازات ہیں جو اُس کی فضیلت کو نمایاں طور پر ثابت کرتے ہیں وہاں ایک بہت بڑا فرق یہ بھی ہے کہ دوسرے مذاہب صرف نیکی کی طرف بلاتے ہیں مگر اسلام استباق کی طرف بلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ دنیا میں ہر قوم نے ایک ایک طرف اختیار کر لی ہے اور نیکی کی طرف سے اپنا منہ پھیر لیا ہے۔ وہ کہتے تو یہی ہیں کہ ہم نیکی کی طرف لے جاتے ہیں۔ لیکن واقعہ میں ایسا نہیں کرتے۔ پس اُن کے اور اطراف کو اختیار کر لینے کی وجہ سے نیکی کی طرف بالکل خالی رہ گئی ہے۔ تم اس کو لے لو اور اوّل تو نیکی اختیار کرو اور پھر نیکیوں میں استباق کرو اور دوسروں سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔‘‘

(’’تفسیر کبیر‘‘ جلد دوم صفحہ: 255/ایڈیشن 2003ء)

صحابہ کرامؓ میں فَاسۡتَبِقُوا الۡخَیۡرٰت کی تڑپ

سرکارِ دوعالم آنحضرت **صلی اللہ علیہ وسلم** کی زندگی فَاسۡتَبِقُوا الۡخَیۡرٰتِ کا عملی نمونہ تھی، آپؐ کی پیروی میں صحابہ کرامؓ اور تابعین نے نیکی کی راہوں پر قدم جمائے رکھے اور نیکیوں میں استباق کی ایسی مثالیں قائم کیں جہاں عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اس ضمن میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ یوں بیان ہوا ہے کہ:۔ ’’ایک دفعہ بہت زیادہ مال و دولت اُن کے پاس آیا تو اُس میں سے نصف اُٹھا کر لے آئے کہ آج میں حضرت ابوبکرؓ سے آگے نکل جاؤں گا۔ تھوڑی دیر بعد حضرت ابوبکرؓ سارا سامان لے کر آئے۔ آنحضرت **صلی اللہ علیہ وسلم** نے پوچھا کہ گھر میں بھی کچھ چھوڑا ہے تو حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کو چھوڑ کر آیا ہوں۔ سب گھر کا تمام سامان لے آیا ہوں۔ حضرت عمرؓ نے سوچا اور کہا کہ میں نصف لا کر بڑا فخر کر رہا تھا۔ میں کبھی بھی حضرت ابوبکرؓ سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ تو یہ مسابقت کی روح تھی جو اُن لوگوں میں آگے بڑھنے کے لئے تھی۔‘‘ (’’الفضل انٹرنیشنل‘‘ 22/جون 2012ء صفحہ:15)

حضرت مسیح موعود علیہ والسلام کی تعلیم

آپ **صلی اللہ علیہ وسلم** کے عاشقِ صادق حضرت مسیح موعود علیہ والسلام کی حیاتِ زندگی بھی اتباع **رسول اللہ علیہ وسلم** کے جذبے سے سرشار تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ والسلام جماعت کو فَاسۡتَبِقُوا الۡخَیۡرٰتِ کی تعلیم دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔ ’’ہماری جماعت کے لوگوں کو نمونہ بن کر دکھانا چاہیئے ...**اور جو شخص ہماری جماعت میں ہو کر بُرا نمونہ دکھاتا ہے اور عملی یا اعتقادی کمزوری دکھاتا ہے تو وہ ظالم ہے۔ کیونکہ وہ تمام جماعت کو بدنام کرتا ہے اور ہمیں بھی اعتراض کا نشانہ بناتا ہے**...پس انسان کو ...اپنے حالات کا ایک روز نامچہ تیار کرنا چاہیئے اور اس میں غور کرنا چاہیئے کہ نیکی میں کہاں تک آگے قدم رکھا ہے۔ انسان کا آج اور کل برابر نہیں ہونا چاہیئے۔ جس کا آج اور کل اس لحاظ سے کہ نیکی میں کیا ترقی کی ہے برابر ہو گیا وہ گھاٹے میں ہے۔‘‘ نیز فرمایا کہ:۔ ’’خدا تعالیٰ کی نصرت اُنہی کے شاملِ حال ہوتی ہے جو ہمیشہ نیکی میں آگے ہی آگے قدم رکھتے ہیں۔ ایک جگہ نہیں ٹھہر جاتے۔‘‘

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 455 اور 456 ایڈیشن 2003)

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں فَاسۡتَبِقُوا الۡخَیۡرٰت کا جذبہ

آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں نیکیوں میں سبقت لے جانے کی شدید تڑپ اور بے مثال جذبہ کی ایک چھوٹی سی جھلک ملاحظہ کیجئے۔ قادیان میں ایک نابینا حافظ صاحب آپؑ کے پرانے رفقاء میں سے تھے۔ ایک روز ایک حکیم صاحب کے پاس گئے اور یہ شکایت کی کہ میرے کانوں میں شائیں شائیں کی آواز سنائی دیتی ہے اور سنائی بھی کم دیتا ہے کوئی علاج بتائیں۔ حکیم صاحب نے بتایا کہ آپ کے کانوں میں خشکی ہے۔ دودھ پیا کریں۔ اس پر انہوں نے کہا کہ روٹی تو مجھے حضور کے لنگر سے مل جاتی ہے دودھ کہاں سے پیوں۔ اسی دوران حضرت مولوی شیر علی صاحب وہاں سے گزرے اور انہوں نے یہ ساری گفتگو سن لی اور خاموشی سے چلے گئے۔ اسی روز رات کے وقت ایک شخص حافظ صاحب کے پاس آیا اور قریباً ڈیڑھ سیر دودھ دے کر چلا گیا اور پھر یہ سلسلہ جاری رہا۔ وہ شخص خاموشی سے آتا اور دودھ دے کر چلا جاتا۔ حضرت حافظ صاحب نے یہ قصہ شیخ عبدالعزیز صاحب کو سنایا۔ شیخ عبدالعزیز صاحب فرماتے ہیں میرے دل میں خیال آیا کہ دیکھوں کہ یہ کون شخص ہے جو مسلسل ڈیڑھ سال سے دودھ لے کر آتا ہے اور کبھی ناغہ بھی نہیں کرتا اور نہ ہی رقم کا مطالبہ کرتا ہے۔ چنانچہ اس خیال کے تحت میں ایک روز اس شخص کے آنے سے پہلے ہی حافظ صاحب کے دروازے کے آس پاس گھومنے لگا۔ اتنے میں ایک شخص ہاتھ میں برتن لئے ان کے گھر کے اندر چلا گیا۔ چونکہ سردیوں کے دن تھے اس لئے حافظ صاحب اندر چارپائی پر بیٹھے تھے۔ اس شخص نے حسبِ معمول دودھ دیا۔ میں اسے دیکھنے کے لئے جب اندر داخل ہوا تو وہ میرے پاؤں کی آہٹ سن کر کمرہ کے اندر ایک کونے میں جا کھڑا ہوا، اندر اندھیرا تھا اس لئے میں پہچان نہ سکا۔ غور سے دیکھا تو ایک شخص دیوار سے لگا دکھائی دیا۔ میں نے پاس جا کر پوچھا کہ بھائی تم کون ہو؟ مجھے دھیمی سی آواز آئی ’’شیر علی‘‘ یہ سنتے ہی میرے پاؤں تلے سے جیسے زمین نکل گئی۔ میں سخت شرمندہ ہوا کہ جس کام کو حضرت مولوی صاحب راز میں رکھنا چاہتے تھے میں نے اسے افشاء کر دیا۔ مجھے دیر تک آپ کے سامنے جاتے ہوئے شرم محسوس ہوتی تھی۔

(روزنامہ الفضل، 28 جون/2003ء صفحہ 4)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز فرماتے ہیں: ’’پس آج روئے زمین پر صرف احمدی ہیں، آپ ہیں جو کُنۡتُمۡ خَیۡرَ اُمَّۃٍ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ کا مصداق بن کر فَاسۡتَبِقُوا الۡخَیۡرٰتِ کو قائم کئے ہوئے ہیں، اس پر چلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ نیکیوں کے حصول اور اُن میں آگے بڑھتے چلے جانے اور جماعت کی ترقی اور اسلام کا پیغام دنیا کے کونے کونے میں پھیلانے کے لئے جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرتے چلے جانے والے ہیں۔ کوئی دشمن، کوئی طاقت جماعت احمدیہ کی ترقی کے راستے میں حائل نہیں ہوسکتی۔ کوئی حکومت، کوئی گروہ ہماری ترقی کی رفتار کو اُس وقت تک روک نہیں سکتا، کم نہیں کر سکتا جب تک ہم میں فَاسۡتَبِقُوا الۡخَیۡرٰتِ کی روح قائم ہے۔ اور آنحضرت **صلی اللہ علیہ وسلم** کے جس عاشقِ صادق کو مان کر ہم نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا حصہ بننے کا عہد کیا ہے، یہ عہد انشاء اللہ تعالیٰ کبھی بھی ہم میں نیکیوں میں آگے بڑھتے چلے جانے کی روح کو کم نہیں ہونے دے گا۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 30/نومبر 2012ء صفحہ:6)

ہمیں اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے نیکیوں میں آگے سے آگے بڑھنے کے لئے ہر استعداد کو بروئے کار لانے کی توفیق ملے، آمین ثم آمین۔

☆......☆......☆